

دو پردے اور دو نتائج

نمبر 3500

ایک وعظ

پیرس کی تاریخ، 24 فروری 1916 کو شائع

پیش کرنے والے: سی۔ ایچ۔ اسپرجن

مٹیروپولیشن نابیرنیکل، نیوٹنٹن میں

"جو شخص اپنے گناہوں کو چھپائے گا وہ فلاح نہ پائے گا۔"

(امثال 13:28)

"تو نے ان کے تمام گناہ ڈھانپ دیے ہیں۔"

(زبور 02:85)

ان دونوں آیات میں ہمیں انسان کا پردہ ملتا ہے، جو بے کار اور قابل الزام ہے، اور خدا کا پردہ جو فائدہ مند ہے، اور تمام قبولیت کا حقدار ہے۔ جیسے ہی آدم نے اپنے خالق کی مرضی کی نافرمانی کی جنت میں، اس نے حیرانی اور غم کے ساتھ یہ دریافت کیا کہ وہ ننگا ہے، اور فوراً اپنے آپ کو ڈھانپنے کی کوشش کی۔ ہمارے پہلے والدین نے جو کوشش کی وہ ناکام تھی، اور یہ ایک "غمگین ناکامی ثابت ہوئی۔" انہوں نے انجیر کے پتوں کو آپس میں سینا۔

اس کے بعد خدا نے آ کر انہیں مزید مکمل طور پر ان کی ننگائی دکھائی، ان کے گناہ کا اقرار کرایا، ان کی خلاف ورزی کو ان کے سامنے لایا، اور پھر یہ لکھا ہے کہ خداوند خدا نے ان کے لئے کھال کے لباس بنائے۔ ممکن ہے کہ یہ لباس ان جانوروں کی کھال سے بنے ہوں جو قربانی کے طور پر پیش کیے گئے تھے، اور اگر ایسا ہے تو یہ اس کی ایک اچھی مثال ہو سکتی ہے جو ہم کو گناہ کی قربانی اور کامل صداقت کا پوشاک فراہم کرتا ہے۔

آدم کے زمانے سے لے کر اب تک ہر انسان اسی طرح کے تجربے سے گزرا ہے، اور کم و بیش اپنے ہی دماغ کا سہارا لیتا ہے تاکہ اپنے عیب چھپائے۔ اس نے یہ دریافت کیا کہ گناہ نے اسے ننگا کر دیا ہے، اور اس نے خود کو پہننے کے لئے کام شروع کیا۔ جیسے ہی میں آپ کو ابھی دکھاؤں گا، وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکا۔ لیکن خدا نے اپنے لوگوں کے ساتھ اپنے فضل کی دولت کے مطابق سلوک کیا، اور انہوں نے ان کی شرمندگی کو ڈھانپ لیا اور ان کے گناہ کو دور کر دیا تاکہ وہ دوبارہ یاد نہ کیے جائیں۔

اب میں آپ کی توجہ کو سب سے پہلے انسان کے پردے اور اس کی ناکامی کی طرف، اور پھر خدا کے پردے اور اس کی تکمیل کی طرف مبذول کراتا ہوں۔

اللہ کی روح آپ کو فہم دے تاکہ آپ خدا کی موجودگی میں اپنی مفلس حالت کو دیکھ سکیں اور یہ سمجھ سکیں کہ خدا نے اپنے فضل کی بخشش میں خود اپنے لوگوں کے لئے کس طرح رحمت بھری امداد فراہم کی ہے

I

انسان کا پردہ .

بہت ساری ایسی راہیں ہیں جن میں لوگ اپنے گناہ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض لوگ ایسا اس طرح کرتے ہیں کہ وہ انکار کرتے ہیں کہ انہوں نے گناہ کیا ہے، یا گناہ کا اعتراف کرتے ہوئے وہ قصور کا انکار کرتے ہیں، یا پھر دونوں گناہ اور قصور کا کھل کر اعتراف کرتے ہوئے، وہ کچھ مخصوص حالات کا عذر پیش کرتے ہیں، جن کی بنا پر ان کے مطابق، ان کے لئے وہ عمل کرنا تقریباً ناگزیر تھا جو انہوں نے کیا۔ بہانے بازی اور موجودگی، معذرت اور خود صفائی کی بنیاد پر، وہ خود کو تمام جرائم سے بری کرتے ہیں، اور ہر گندے فعل پر ایک خوبصورت چمک لگا دیتے ہیں۔

عذر تراشی دنیا کا سب سے عام پیشہ ہے۔ سب سے کمزور ذرائع کو سب سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ ایک آدمی جس کے پاس فیصلہ روکنے کے لئے کوئی معقول دلیل نہیں ہوتی، جس کے پاس اس بات کا کوئی قابل عمل سبب نہیں ہوتا کہ کیوں اسے سزا نہ دی جائے، وہ جا کر ہزاروں عذر اور لاکھوں حالات کی توجیہ پیش کرتا ہے، جن میں سے تمام کمزور اور تنزل پذیر ہوتے ہیں جیسے مکڑی کا جالا۔

شاید یہاں کوئی اپنے دل میں کہہ رہا ہو، "شاید میں نے خدا کے قانون کو توڑا ہے، مگر وہ بہت سخت تھا۔ اتنے کامل قانون کو رکھنا ناممکن تھا۔ میں نے اسے توڑا ہے، مگر پھر میں ایک انسان ہوں، جو جذبات سے مالا مال ہے، اور جو خواہشات سے بھرا ہوا ہے جن کی تکمیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں اور کیا کر سکتا تھا جو میں نے کیا؟ خاص حالات میں رکھا گیا، میں دھارے کے ساتھ بہا گیا ہوں۔ خاص فتنوں کا سامنا ہونے پر، میں اس کی کشش میں آ گیا، یہ قدرتی ہے۔"

پس تم سوچتے ہو، پس تم اپنے آپ کو بری کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ تم اب ایک نیا گناہ کر رہے ہو، کیونکہ تم خدا پر الزام لگا رہے ہو، تم قادر مطلق کو الزام دے رہے ہو۔ تم قانون کو عذر کے طور پر پیش کر کے اپنے آپ کو بری کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ ایسا بے انصافی کا دفاع کوئی معمولی گناہ نہیں ہے۔ قانون مقدس، عادل، اور اچھا ہے۔ تم اپنے

گناہوں کا بوجھ خدا پر ڈال رہے ہو۔ تم یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہو کہ آخر کار تم قصوروار نہیں ہو، بلکہ وہ جس نے حکم دیا تھا وہی قصوروار ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ برداشت کیا جائے گا؟ کیا قیدی عدالت میں اپنے جج کے خلاف الزام عائد کرے گا؟ یا کیا وہ قانون کی مساوات پر سوال اٹھائے گا جب وہ اس کے خلاف ورزی کے الزام میں کھڑا ہو؟ اور جہاں تک وہ حالات ہیں جن کا تم عذر پیش کرتے ہو، وہ کیا قابل قبول عذر فراہم کرتے ہیں؟ کیا یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ تم نہیں بلکہ تمہاری ضرورتیں تھیں جنہوں نے غلطی کی اور اس کے نتیجے کا جوابدہ ہیں؟ تم نہیں، سچ میں! تم تو حالات کا ایک بے ضرر معصوم شکار ہو! میں سمجھتا ہوں کہ تم پر الزام لگنے کے بجائے، تمہاری حالت پر ترس آنا چاہیے۔ یہ کیا ہے، پھر؟ سوائے اس کے کہ تم خدا کی تدبیر پر الزام ڈال رہے ہو، اور کہہ رہے ہو، "یہ تیری تربیت کی سختی ہے، نہ کہ میری" عملوں کی معصیت، جو مجھے گناہ میں مبتلا کر دیتی ہے۔

میں کہتا ہوں، یہ کیا ہے سوائے ایک بڑی بے شرمی کے، ہاں، حقیقت میں یہ خدا کی عظمت کے خلاف غداری ہے، اُس عظیم الشان خدا کے خلاف، جس کے حضور میں کامل فرشتے بھی اپنے چہرے چھپاتے ہیں، اور جو پکار اٹھتے ہیں، "مقدس، مقدس، مقدس، خداوند رب الافواج!" میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ ایسے پردے کا سہارا نہ لو، کیونکہ اگرچہ یہ بالکل بے فائدہ ہے، یہ گناہ کو گناہ پر بڑھاتا ہے، اور تمہیں نئے شرمندگی کا سامنا کراتا ہے۔

کئی مواقع پر، جنہوں نے خدا کے قانون کی خلاف ورزی کی، انہوں نے اپنی خلاف ورزی کو راز داری سے چھپانے کی کوشش کی۔ انہوں نے یہ کام اندھیرے میں کیا۔ وہ امید کرتے ہیں کہ انسان کے کانوں نے ان کے قدموں کی آواز نہ سنی ہو، یا ان کی باتوں کو نہ سنا ہو۔ شاید انہوں نے خود بھی زبان کو خاموش رکھا، اور اپنے آپ کو یہ تسلی دی کہ کوئی ناظر ان کی حرکات کو نہ دیکھے گا یا ان کے عمل کو بے نقاب نہ کرے گا۔ یوں ہی آج کل کا معاملہ تھا۔ میں جرات سے کہتا ہوں کہ اُس نے سونے کے ٹکڑے اور بابل کا لباس میدان جنگ میں ماری، اور جب اس کے ساتھی بہت مصروف نظر آ رہے تھے تو اس نے اسے چھپایا۔

جب وہ بریحو کی گرنے والی دیواروں پر دوڑتے جا رہے تھے، ملیے اور دھول میں، وہ بے مزاحمت ہو سکتا تھا، اور پھر رات کے اندھیرے میں، جب وہ سو رہے تھے، اس نے اپنے خیمے کی مٹی کو پلٹا، زمین میں کھودا، اور اپنی چابت کی خزانہ دفن کر دیا۔ سب کچھ ٹھیک نظر آ رہا تھا، اس کے دل کی تسلی کے مطابق۔ اس نے اسے ہموار کر لیا اور اپنی خواہش کی قبر پر قالین بچھا دی۔

اسے کبھی بھی عالم الغیب کی آنکھ کا اندازہ نہیں تھا۔ اسے کبھی بھی اس بے خطا قرعہ اندازی کا اندازہ نہیں تھا جو یہوداہ کے قبیلے، زرعہ کے خاندان، زبدیر کے گھرانے، اور آخر کار کرمی کے بیٹے کے ہاتھ آتا، تاکہ آج کل خود کو ایک غدار کے طور پر ظاہر کرتا۔ اپنے خدا کا چور۔ انسانوں کو کبھی بھی یہ نہیں علم ہوتا کہ قادر مطلق کس طرح انہیں ڈھونڈ کر ان کے گناہوں کا ثبوت نکال لاتا ہے، اور وہ طریقے جو ان کے گناہوں کو چھپانے کے لئے اپنائے گئے تھے، انہیں ان کے خلاف گواہی دینے پر مجبور کرتے ہیں۔

کیا تم نہیں جانتے کہ تدبیر ایک عجیب و غریب جاسوس ہے؟ ہر چور، قاتل، اور جھوٹے کے پیچھے کتے ہیں۔ بلکہ ہر قسم کے گناہ کرنے والے کے پیچھے۔ ہر گناہ ایک نشان چھوڑتا ہے۔ عدلیہ کے کتے اس کا سراغ پائیں گے اور شکار کو ڈھونڈ لیں گے۔ تم اپنے گناہ کی جال سے خود کو نہیں نکال سکتے، تم گناہ کی سزا سے بچ نہیں سکتے۔ بہت عجیب طریقوں سے وہ لوگ جو جرائم کرتے ہیں، انصاف کے سامنے لائے گئے ہیں۔ ایک معمولی بات گواہ بن جاتی ہے۔ دھوکے کی روش اس کی دریافت کے طریقے کا سراغ دیتی ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو اپنے راز اپنے سینے میں دفن کرتے ہیں۔ ان کی ضمیر ان کے ساتھ غداری کرتا ہے۔ وہ اکثر خود کو بے نقاب کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔

ہم نے پڑھا ہے کہ لوگ اپنے نیند میں اپنے ساتھیوں سے بات کرتے ہیں اور اپنے خوابوں میں وہ جرم بولتے ہیں جو انہوں نے برسوں پہلے کیا تھا۔ خدا چاہتا تھا کہ وہ راز ظاہر ہو جائے۔ کوئی آنکھ نے نہیں دیکھا، نہ ہی کوئی زبان اسے بتا سکتی تھی، لیکن وہ شخص خود شاہی گواہ بن گیا، اور یوں اس نے خود کو عدالت میں پیش کیا۔ اکثر ایسا ہوتا ہے، کسی نہ کسی شکل میں، کہ ضمیر لوگوں کے خلاف گواہ بن جاتا ہے۔

کیا میں کسی سے خطاب کر رہا ہوں جو ابھی ابھی کوئی پوشیدہ گناہ کر رہا ہے؟ تم نہیں چاہو گے کہ میں تمہیں تمام دنیا کے سامنے بے نقاب کروں، اور نہ ہی میں ایسا کروں گا۔ لیکن یقین رکھو، گناہ معلوم ہے۔ اگرچہ تم نے اسے چھپانے کی پوری کوشش کی ہو، لیکن وہ دیکھا گیا ہے۔ جیسا کہ تم زندہ ہو، وہ دیکھا گیا ہے۔ "کس نے دیکھا؟" تم کہتے ہو۔ آہ! اس نے جس نے کبھی نہیں بھلا دیا جو وہ دیکھتا ہے اور وہ اسے ضرور بیان کرے گا۔ وہ شاید ہوا کے ایک چھوٹے سے پرندے کو اس کا سراغ دینے کے لیے مقرر کرے گا۔ یقیناً وہ ایک دن اس کو بگل کی آواز کے ذریعے سن کر سننے والی دنیاؤں کے سامنے ظاہر کرے گا۔ تم پر نظر رکھی گئی ہے، صاحب، تم جانی پہچانی ہو۔ تمہیں بڑے قریب سے دیکھا گیا ہے، نوجوان لڑکی، وہ چیزیں جو تم نے چھپائی ہیں وہ روشنی میں آئیں گی، کیونکہ خدا گناہ کا بڑا کھوجی ہے۔ اس کی نظر نے تمہیں نشان زد کیا ہے، اس کی تدبیر تمہارا پیچھا کرے گی۔ یہ بے کار ہے کہ تم اپنے گناہوں کو چھپانے کا خیال کرو۔ بلند آسمان کے سامنے، چھپاؤ بے فائدہ ہے۔ ہاں، تاریکی چھپاتی نہیں، رات دن کی طرح چمک رہی ہے۔

میں نے ایسے لوگوں کو جانا ہے جو اپنے دل میں گناہ چھپائے بیٹھے ہیں، یہاں تک کہ وہ ان کی ساخت پر اثر انداز ہو گئے ہیں۔ وہ سپارٹین لڑکے کی طرح ہو گئے ہیں جس نے ایک لومڑی چرائی تھی اور اس کے ظاہر ہونے سے شرمندہ تھا، اس لیے وہ اسے اپنے لباس میں چھپائے رکھا، یہاں تک کہ وہ اس کے جسم کو کھا گئی، اور وہ مر گیا۔ اس نے لومڑی کو اپنے دل میں

کاٹنے دیا جب تک کہ وہ خود کو بے نقاب نہ کرتا۔ کچھ ایسے لوگ ہیں جن کے ہاتھ میں کوئی جھوٹ نہیں ہے، بلکہ ان کے دل میں جھوٹ ہے، اور وہ ان کی زندگی میں گہرا اثر ڈال رہا ہے۔ وہ اسے تسلیم کرنے کی جرات نہیں کرتے۔ اگر وہ اپنے خدا کے سامنے اس کا اقرار کریں اور جنہیں انہوں نے نقصان پہنچایا ہے ان سے معافی مانگیں، تو وہ بہت جلد سکون پائیں گے، لیکن وہ جھوٹے طور پر امید کرتے ہیں کہ وہ گناہ کو چھپانے اور خدا اور انسان کی نظر سے بچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جو اپنے گناہ کو اس طرح چھپاتا ہے وہ کامیاب نہ ہوگا۔

دوبارہ، بار بار، گناہ گاروں نے جھوٹ کے ذریعے اپنے گناہ کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ حقیقت میں، یہ ایک عام عادت ہے — جھوٹ بولنا — اپنے گناہ کو چھپانے کے لیے انکار کرنا۔ کیا یہ طریقہ جاہزی کا نہیں تھا؟ جب نبی نے کہا، "کہاں سے آیا تھا تو، جاہزی؟" تو اس نے کہا، "تیرا خادم کہیں نہیں گیا۔" پھر نبی نے اس سے کہا کہ نعمان کا کوڑھ ہمیشہ کے لیے اس کے ساتھ چمٹ جائے گا۔

عنایا اور سفیرہ کا گناہ، جو اپنے گناہ کو چھپانے کے لیے جھوٹ بولنے کی وجہ سے تھا، کس تیزی سے دریافت ہوا، اور اس کا عذاب کتنا بھیانک تھا! میں حیران ہوں کہ مرد اور عورتیں اس کہانی کے پڑھنے کے بعد بھی جھوٹ بولنے کی جرات کیسے کرتے ہیں۔ "کیا تم نے زمین اتنی قیمت میں بیچی؟" پیٹر نے کہا۔ اور عنایا نے کہا، "ہاں، اتنی قیمت میں۔" اسی لمحے وہ گر کر مر گیا۔ تین گھنٹے بعد، جب اس کی بیوی، سفیرہ نے وہی کہا، جوانوں کے قدم، جو اس کے شوہر کو دفن کر چکے تھے، دروازے پر تھے، اس کی لاش کو لے جانے کے لیے تیار، اور اس کو اس کے شوہر کے ساتھ دفن کرنے کے لیے۔

اوہ! صاحبان، تمہیں ایک پیچیدہ جال بنانا پڑے گا، واقعی، جب تم ایک بار فریب دینا شروع کرو گے، اور جب تم نے اسے بنا لیا، تو تمہیں جھوٹ جھوٹ پر، اور جھوٹ جھوٹ پر ڈالنا پڑے گا، اور پھر بھی سب کچھ بے فائدہ ہوگا، کیونکہ تم ضرور بے نقاب ہو گے۔ جھوٹ میں کچھ ایسا ہے جو ہمیشہ اس شخص کو دھوکہ دیتا ہے جو اسے بولتا ہے۔ جھوٹ بولنے والوں کو اچھی یادداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ یقیناً ایک چھوٹا کونا چھوڑ دیتے ہیں جس سے سچائی باہر نکل آتی ہے۔ ان کی کہانی ایک جگہ نہیں ٹھہرتی۔

تضادات شبہات پیدا کرتے ہیں، اور بہانے انکشافات کے لیے سراغ فراہم کرتے ہیں، یہاں تک کہ ننگی حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے۔ پھر جتنا گہرا سازش ہوتا ہے، اتنا ہی زیادہ شرمناک ہوتا ہے۔ لیکن خدا کی سچائی کے خدا کے سامنے جھوٹ بولنا، اس کا کیا فائدہ؟ تمہارے لیے "مجرم نہیں ہوں" کا عذر پیش کرنا کیا فائدہ رکھتا ہے، جب وہ تمہارے جرم کا گواہ ہے؟ وہ غلطی نہ کرنے والی نظر جو کبھی نہیں بھولتی، کبھی بند نہیں ہوتی۔ وہ سب کچھ جانتا ہے، اس سے کوئی راز پوشیدہ نہیں۔

پھر تم کیوں سوچتے ہو کہ تم اپنے بنانے والے کو دھوکہ دے سکتے ہو؟ ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنے گناہ کو تاویل سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہوشیاری سے، وہ ذاتی ذمہ داری سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ داؤد کی مثال بہت یادگار ہے۔ میں اس کے کھلے گناہ پر زیادہ نہ رکوں گا، لیکن مجھے تمہیں اس کی بدکاری کو چھپانے کے لیے یوریا کی موت کا سازش کیا۔ lust افسوسناک چالاکی کی یاد دلانی ہوگی، جب اس نے اپنے

ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے گہری اور طویل منصوبہ بندی کی تاکہ دوسروں پر الزام ڈالیں، یہاں تک کہ ان کی شہرت کو نقصان پہنچا کر، اپنے ذاتی برے کاموں کے بدنامی سے بچیں۔ کون جانتا ہے کہ اس جماعت میں کوئی شخص ایسا ہو سکتا ہے جو اونچی سماجی پوزیشن کا مظاہرہ کرتا ہو، جو گہری تجارتی بدکاری سے حمایت یافتہ ہو؟ تجار جو عوام کے سامنے دولت مند بن کر دکھتے ہیں، جبکہ وہ اپنے حسابات میں جعلسازی کر رہے ہوتے ہیں، پیسے چراتے ہیں، پھر بھی کتابوں میں توازن بنائے رکھتے ہیں، عیش و عشرت میں ڈوبے ہوئے ہیں، اور خطرے میں زندگی گزار رہے ہیں۔

کیا وہ کامیاب ہوئے؟ کیا اُن پر رشک کیا جا سکتا ہے؟ وہ پردہ فاشی جو مدتوں سے اُن کا پیچھا کرتی رہی، آخر کار اُن تک پہنچ گئی؛ کیا وہ اس کا سامنا کر سکے؟ ہم نے اُن کی مایوسی کی بے نوری، اُن کے جنون انگیز خودکشیوں کی خبر سنی ہے؛ کم از کم، اُن کی رسوائی اُن کے دکھ بھرے انجام کی مہر ٹھہری ہے۔ "یقیناً تمہارا گناہ تمہیں پا لے گا۔" تم اپنی ڈھیل کی حد تک بھاگ سکتے ہو، پر وہ حد مختصر ہے۔ عدل کے کتے، جن کی سونگھنے کی طاقت تیز اور قدم مضبوط ہیں، تمہارے پیچھے لگ چکے ہیں۔ یقین رکھو، تم پکڑے جاؤ گے۔ اگرچہ تم اس زندگی میں اپنے گناہ کی سزا سے بچ نکلو، تو بھی تیرا گناہ آسمان پر درج ہے، اور اُس عظیم دن میں، جو تیری ابدی قسمت کا فیصلہ کرے گا، تجھے عدالت میں کھڑا کیا جائے گا اور مجرم ٹھہرایا جائے گا۔ پس، ایسی نازک مکڑی کے جال جیسے ہتھکنڈوں سے گناہ کو چھپانے کی کوشش نہ کر۔

کچھ لوگ خود کو یہ دلاسا دیتے ہیں کہ وقت کے گزرنے سے اُن کا گناہ چھپ چکا ہے۔ "یہ تو بہت عرصہ پہلے کی بات ہے،" ایک کہتا ہے، "میں تو اُس وقت بچہ ہی تھا، مجھے تو یاد بھی نہ رہا تھا۔" دوسرا کہتا ہے، "میں اب سفید بالوں والا ہوں، یہ بات بیس یا تیس برس پرانی ہے۔ کیا تم واقعی سمجھتے ہو کہ میرے دور شباب کا وہ گناہ میرے خلاف پیش کیا جائے گا؟ وہ تو قصہ

"پارینہ ہے۔ وقت نے تو اُسے مٹا دیا ہوگا۔
نہیں، میرے دوست، ایسا نہیں۔ وقت کا گزر جانا شاید اس انکشاف کو اور بھی واضح کر دے۔

ایک لڑکا کبھی اپنے باپ کے باغ میں گیا، اور وہاں کھیلنے ہوئے اُس نے ایک چھوٹا درخت توڑ دیا جسے اُس کا باپ عزیز رکھتا تھا۔ مگر اُس نے جلدی سے اُسے جوڑ کر، اس واقعے کو چھپا لیا، کیونکہ ٹوٹی ہوئی شاخیں آپس میں جڑ گئیں اور درخت پھر سے کھڑا ہو گیا۔ چالیس برس سے زائد کا عرصہ بیت گیا، اور ایک رات کے طوفان کے بعد جب وہ پھر اُس باغ میں گیا، تو اُس نے پایا کہ درخت دو حصوں میں چٹخ گیا ہے، بالکل اُسی مقام سے جہاں اُس نے لڑکپن میں اُسے توڑا تھا۔

پس، ایسا ہو سکتا ہے کہ تمہارے کردار میں وہی دراڑ آئے جہاں تم نے لڑکپن میں گناہ کیا تھا۔
آہ! کتنی ہی بار ہمارے شباب کے گناہ ہمارے سینے میں چھپے رہتے ہیں! وہاں جوانی کے گناہ کے انڈے پڑے ہوتے ہیں، اور وہ اُس وقت نکلتے ہیں جب انسان عمر رسیدہ ہوتا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ وقت کا گزر جانا تمہاری لغزشوں اور کوتاہیوں کو بھلا دے گا۔

اے صاحب، تم نے بے راہ روی کا بیج بویا تھا، اب تمہیں اُس کی فصل کاٹنی ہوگی۔
درمیان کا وقت فقط اس خبیث بیج کے اگنے کا وسیلہ بنا ہے، اور تم اب فصل کے قریب تر ہو۔

خدا کی نظر میں وقت گناہ کے رنگ کو نہیں بدلتا۔ اگر کوئی انسان ہزار برس جئے، تو اُس کے پہلے سال کا گناہ خدا تعالیٰ کی یاد میں اتنا ہی تازہ ہوگا جتنا اُس کے آخری دن کا۔
ابدیت خود بھی گناہ کو مٹا نہیں سکتی۔

اے زمانو، بہتے رہو، لیکن سرخ داغ ریت پر موجود ہے۔
اے ایام، بہتے رہو قوی دھاروں کی مانند، لیکن وہ لعنتی داغ وہیں ہے۔
نہ وقت اور نہ ابدیت اسے پاک کر سکتے ہیں۔ صرف ایک ہی چیز گناہ کو مٹا سکتی ہے۔ وقت کا گزر جانا نہیں۔
تم میں سے کوئی اتنا بے وقوف نہ ہو کہ یہ امید باندھے۔

جب قیامت کا نرسنگا بجے گا، تو انسانوں کی طرح اُن کے کردار بھی زندہ کیے جائیں گے۔
وہ شخص جس پر جھوٹا الزام لگایا گیا، وہ اُس روشنی میں خوشی کرے گا جو اُس کی پاکیزگی کو ظاہر کرے گی۔
لیکن وہ شخص جس کی باطنی بدکاری کو مہارت سے ملمع کاری سے چھپایا گیا، وہ بھی بے نقاب کیا جائے گا۔
اُس کے اعمال اور نینیں دونوں عیاں ہوں گی۔
جب وہ خود اُن گناہوں کو اُٹھتے دیکھے گا، جنہیں وہ دفن کر چکا تھا، تو کس دہشت کے ساتھ وہ اُس فیصلے کے دن کا سامنا کرے گا!

آہ! آہ! وہ کہے گا، "کہاں ہوں میں؟ میں تو انہیں بھول چکا تھا۔ یہ میرے بچپن کے گناہ ہیں، میرے جوانی کے گناہ، میری"
جوانمردی کے گناہ، اور میرے بڑھاپے کے گناہ۔ میں نے سمجھا تھا وہ مر گئے، دفن ہو گئے
مگر یہ اپنی قبروں سے نکل آئے ہیں۔ میری یادداشت جاگ اُٹھی ہے۔ میرا دماغ چکرا گیا ہے جب میں اُن سب کو یاد کرتا ہوں!
"مگر وہ سب یہاں ہیں، اور گویا بھیڑیوں کی مانند میرے گرد جمع ہو گئے ہیں، اور وہ میری ہلاکت کے پیاسے لگتے ہیں۔

خبردار ہو جاؤ، اے لوگو! تم نے اپنے گناہوں کو دفن کر دیا ہے، مگر وہ اپنی قبروں سے نکل کر تمہارے خلاف خدا کے حضور گواہی دیں گے۔
وقت انہیں چھپا نہیں سکتا۔

کیا تم میں سے کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ تمہارے آنسو گناہوں کو مٹا سکتے ہیں؟
یہ سخت بھول ہے۔

اگر تمہارے آنسو ہمیشہ بہتے رہیں، اگر تم نیوی کی مانند بن جاؤ، اور سدا روتے رہو،
تب بھی وہ سیلاب ایک گناہ کو نہ دھو سکے گا۔

کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہیئتسمہ کے پانی میں تاثیر ہے، یا عشائے ربانی کی علامتوں میں، یا کہانت کے جادو میں، یا
—پادری کے آگے اعتراف میں
ایسا پادری جو لوگوں سے اُن کی پوشیدہ بدکاری دریافت کرنے کو کہتا ہے، اور جس کے دل میں ایک بیمار شوق پایا جاتا ہے
کہ ہر قسم کی نجاست کو اپنے سینے میں انڈیل لے۔

فریب میں نہ آؤ۔

—انسان کی یہ رسمیں اور روم کی کابنیت کے یہ مکر — میں تو کہوں، گویا جادوگری ہی کی ایک صورت ہیں
اُن لوگوں کی حماقت کو معاف نہیں کر سکتیں جو اُن کے فریب میں آ جاتے ہیں۔

جب تمہیں رسی پیش کی گئی ہو، تو تنکوں کو پکڑنے کی حاجت نہیں۔

معافی موجود ہے،

درگزر پائی جا سکتی ہے،

بخشش دستیاب ہے۔

،ان جھوٹے مذہبی خادمان سے منہ موڑ لو

،اپنے کان اُن کی باتوں پر نہ لگاؤ

نہ ہی اُن کے جال کا شکار بنو۔

روزمرہ کی گلیوں میں اُنہیں دیکھ کر دل دکھتا ہے۔

وہ پرانے فریسیوں کی مانند اپنے لمبے جامے پہنتے ہیں تاکہ دھوکہ دیں۔

تم اُنہیں پہچان سکتے ہو۔

اُن کی احمقانہ خودنمائی اُن کی برہنگی کو آشکار کرتی ہے۔

اُن پر ایک لمحہ کے لیے بھی بھروسا نہ کرو۔

مسیح تمہیں معاف کر سکتا ہے۔

خدا تمہارا گناہ مٹا سکتا ہے۔

،لیکن یہ لوگ نہ تمہارے دل کو سکون دے سکتے ہیں

نہ تمہارے گناہ اپنی رسوم سے مٹا سکتے ہیں۔

یوں میں نے اختصار سے اور شاید کچھ سختی سے اُن طریقوں کا بیان کیا جن کے ذریعے انسان اپنے گناہوں کو چھپانے کی

کوشش کرتا ہے

"لیکن وہ "کامیاب نہ ہوں گے۔

ان میں سے کوئی طریقہ کام نہ آئے گا۔

،اب مجھے ایک زیادہ مبارک خدمت انجام دینی ہے

:جب میں تمہاری توجہ اپنے دوسرے متن کی طرف مبذول کراتا ہوں

"تُو نے اُن کے سب گناہ ڈھانپ دیے۔"

II

- خُدا کا پردہ ڈالنا

یہ حقیقت خُدا کے لوگوں کے بارے میں کہی گئی ہے۔

،جتنے بھی اُنہوں نے خُداوند یسوع المسیح کی صلیب پر چڑھائی گئی کُفارہ گذاری قربانی پر ایمان لایا ہے

:وہ اس خوشخبری کو اپنے دل سے قبول کر سکتے ہیں

"خُدا نے اُن کے سب گناہوں کو ڈھانپ دیا ہے۔"

یہ کس طرح ممکن ہوا؟

میں تمہیں بتاتا ہوں۔

،پیشتر اِس کے کہ خُدا کسی انسان کے گناہوں کو ڈھانپے

وہ اُنہیں بے نقاب کرتا ہے۔

کیا تُو نے کبھی اپنے گناہوں کو بے پردہ دیکھا؟

،کیا کبھی یوں معلوم ہوا کہ خُدا نے اپنا ہاتھ تیرے کاندھے پر رکھا اور فرمایا

"!دیکھ! دیکھ اپنے گناہوں کو"

کیا تُو اُنہیں ایسی روشنی میں دیکھنے پر مجبور ہوا جیسے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا؟

کیا تُو اُن کی سنگینی سے ایسا گھبرا گیا کہ ناامیدی تک جا پہنچا؟

،جب تُو اُن پر نگاہ کرتا

تو کیا ایسا لگا کہ عدالت کی انگلی تیری سیاہی کی طرف اشارہ کرتی ہے؟

کیا تُو نے اُن میں ایک گہرا گناہ، شرارت اور جہنم کا لائق ٹھہرایا جانا دریافت کیا جو پہلے کبھی تیرے خیال میں نہ آیا؟

مجھے یاد ہے، ایک زمانہ ایسا آیا جب میرے ضمیر کی آنکھوں کے سامنے صرف یہی منظر رہتا۔
میرا گناہ ہمیشہ میرے رویرو تھا۔
اگر خُدا تُجھ کو اپنی حضوری کے نور میں تیرا گناہ دکھاتا ہے
تو یقین رکھ، وہ اپنے رحم کے ارادہ کو تیرے لیے ظاہر کر رہا ہے۔
جب تُو اُنہیں دیکھتا اور اقرار کرتا ہے
تو وہ اُنہیں مٹا دیتا ہے۔

جب خُدا اپنی لانتہا شفقت میں گناہگار کو یہ سچائی سکھاتا ہے کہ وہ گناہگار ہے
اور اُس کی خود ساختہ راستبازی کے چیتھڑوں کو اُس سے چھین لیتا ہے
تب وہ اُسے معافی عطا کرتا ہے
اور اُس کی برہنگی کو لباسِ نجات سے ڈھانپ دیتا ہے۔

جب وہ انسان خُدا کے حضور کانپتا کھڑا ہوتا ہے
ملزم،
تو خُدا اُس کے ضمیر سے قصور کی ناپاکی کو دھو ڈالتا ہے۔

ایسا کوئی منظر میرے علم میں نہیں، جو اُس سے زیادہ ہولناک ہو
کہ ایک انسان اُس خُدا کے سامنے کھڑا ہو جو غضبناک ہے
اور جانتا ہو کہ جہاں کہیں خُدا کی نظر پڑے
— وہ اُس میں صرف گناہ دیکھتا ہے
ایسا کچھ نہیں جو وہ پسند کرے
سب کچھ نفرت کے لائق۔

لیکن یہی وہ راہ ہے جس سے خُدا اُن کو گزارتا ہے جنہیں وہ معاف کرتا ہے۔
وہ اُنہیں دکھاتا ہے کہ وہ کیسے خُدا کی نظر میں گناہ سے بھرے ہوئے ہیں
اور اُنہیں یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ کس قدر ناپاک اور کوڑھی جیسے ہیں۔

اُس کا انصاف اُن کے تکبر کو سُکھا دیتا ہے
اُس کا فیصلہ اُن کے دل کو لرزا دیتا ہے۔
وہ خاک میں فروتن ہوتے ہیں
اور ہر شخص اپنے دل میں کانپ کر پکار اُٹھتا ہے
"اے خُدا! مجھ گناہگار پر رحم کر"

یہاں تک کہ یہ فضل بھرا قائل کرنے والا کام مکمل نہ ہو
خُدا جلوہ گر نہیں ہوتا اُس جلیل اعلان کے ساتھ
جس میں فرمایا گیا
"جو کوئی خُداوند یسوع پر ایمان لائے، اُس کے گناہ ڈھانپے جائیں گے۔"

یہی پیغام اب میں تمہارے سامنے علانیہ سناتا اور ذاتی طور پر پہنچاتا ہوں۔
باہری کانوں سے شاید تم نے یہ پیغام سیکڑوں بار سنا ہو
مگر یہ پرانا ہو کر بھی ہمیشہ نیا ہے

جو کوئی تم میں سے اپنے آپ کو گناہگار جان کر یسوع المسیح پر بھروسا کرے گا
اُس کے گناہ ڈھانپے جائیں گے۔

"کیا خُدا یہ کر سکتا ہے؟"
ہاں، وہ کر سکتا ہے۔
صرف وہی گناہ کو ڈھانپ سکتا ہے۔

گناہ اُسی کے خلاف کیا گیا ہے۔
تو اُسی کو معاف کرنا ہے
کوئی اور نہیں کر سکتا۔

وہ بادشاہ ہے۔
وہی معافی دینے کا حق رکھتا ہے۔
وہ مختار کُل ہے
اور وہی گناہ کو مٹا سکتا ہے۔

اور نہ صرف یہ
بلکہ وہ یہ قانونی طور پر بھی کر سکتا ہے
—کیونکہ خُداوند یسوع المسیح
—اگرچہ تم یہ کہانی جانتے ہو، مگر میں پھر کہتا ہوں)
—(نجات کا یہ نغمہ ہمیشہ ایک میٹھا ترانہ گاتا ہے

خُداوند یسوع
،باپ کا محبوب بیٹا
،تاکہ خُدا کے عدل کو برقرار رکھا جائے
،اپنے سینے کو زخموں کے لیے کھولا
،اور ہمارے بدلے
،ہماری جگہ
اور ہمارے گناہ کے کفارہ کے طور پر
اُس نے وہ سب کچھ سہا جو ہمیں سہنا چاہیے تھا۔

—اب خُدا کی اُس قربانی نے گناہ کو ڈھانپ دیا ہے
—اُسے مکمل طور پر چھپا دیا ہے
،اور اُس سے بھی بڑھ کر
اُسے نیست و نابود کر دیا ہے۔

پھر خُداوند یسوع نے شریعت کی پوری تابعداری کی
،اور اُس کی فرمانبرداری ہماری نافرمانی کے بدلے کھڑی ہوئی
اور خُدا نے اُسے، اور اُس کی راستبازی کو
،ہماری طرف سے قبول کیا
اور اُس کے استحقاق کو ہماری جانوں پر منسوب کیا۔

!آہ! اُس کفارہ بخش خون کی تاثیر
،آہ! خُدا کے بیٹے کی اُس کامل راستبازی کی مبارکی
جس کے سبب سے وہ ہمارے گناہوں کو ڈھانپتا ہے

یاد دلانے کے لائق دو پردے ہیں جن کا ذکر کرنا میں پسند کروں گا۔
،ایک تو وہ رحم کا تخت تھا، یعنی کفارہ گاہ
،جو سنہری عہد کے صندوق پر رکھا گیا تھا
جس کے اندر پتھر کی تختیاں تھیں۔

—وہ پتھریں، گویا، بنی اسرائیل کے گناہوں کی عکاسی کرتی تھیں
،ایسا لگتا تھا جیسے ایک آئینہ ہو
جس میں خُدا کی قوم کی نافرمانی کا عکس نمایاں ہو۔

،اور خُدا، جو گویا ان کروبیوں کے پروں کے بیچ سے نیچے جھانکتا تھا
کیا وہ اس شریعت پر نظر ڈالے جو اسرائیل نے توڑی اور پلید کی؟
نہیں،

اس تابوت کے اُوپر ایک سنہری ڈھکن رکھا گیا تھا
—جسے رحم کا تخت کہا جاتا تھا
جو سب کچھ ڈھانپ لیتا تھا۔

اور جب خُدا نیچے دیکھتا
،تو وہ اُس رحم کے تخت پر نظر ڈالتا
جو گناہ کو چھپاتا تھا۔

اے عزیزو،
—یسوع مسیح ایسا ہی ہے
ہمارے سب گناہوں کے لیے پردہ۔

خُدا اُن میں کوئی گناہ نہیں دیکھتا
جو مسیح یسوع میں چھپائے گئے ہیں۔

—ایک اور پردہ بحرِ قلزم پر بھی تھا
،اُس دِن جب خوشی کا نعرہ بلند ہوا
جب مصری، بنی اسرائیل کا تعاقب کرتے ہوئے
،سمندر کے بیچ میں اُترے
اور موسیٰ کے عصا کے اشارے پر
،وہ پانی جو دیوار کی مانند کھڑا تھا
اپنی جگہ واپس آ گیا
اور مصریوں کو نگل گیا۔

،عظیم فتح حاصل ہوئی
:جب مریم نے نغمہ گایا
"گہراؤ نے اُنہیں ڈھانپ لیا، اُن میں سے ایک بھی باقی نہ رہا۔"

بعینہ اسی طرح
یسوع مسیح کی کفارہ گذاری نے ہمارے گناہوں کو چھپا دیا ہے۔
،وہ اُس کی قبر میں دفن ہو گئے
،اُس کی مزار میں چھپائے گئے
،اور اُس کا خون، بحرِ قلزم کی مانند
اُنہیں ڈبو چکا ہے۔

"گہراؤ نے اُنہیں ڈھانپ لیا، اُن میں سے ایک بھی باقی نہ رہا۔"

ایماندار کے خلاف
خُدا کی کتاب میں ایک بھی گناہ درج نہیں۔
،جو اُس پر ایمان لاتا ہے
وہ مکمل طور پر بری ٹھہرتا ہے۔
"تُو نے اُن کے سب گناہ ڈھانپ دیے۔"

میرے پاس وقت نہیں کہ
،اس حقیقت کی مٹھاس پر طویل قیام کروں
،مگر جو ایمان لاتے ہو
میں تمہیں دعوت دیتا ہوں
کہ اس کی قیمت و برکت پر غور کرو۔

،اور تم جو ابھی ایمان نہیں لائے
اُمید رکھتا ہوں

کہ تمہارا دل بھی اس فضل کے لیے تڑپے
یہ جاننے کو کہ
—ہر گناہ—خواہ معلوم ہو یا پوشیدہ
معاف ہو چکا ہے
مسیح کے وسیلے سے ڈھانپا جا چکا ہے۔

یہ یقین رکھنا کہ
جب یسوع نے جان دی
،تو اُس نے ہمارے چند گناہوں کے لیے نہیں
—بلکہ اپنی قوم کے سب گناہوں کے لیے کفارہ دیا
،نہ فقط اُن گناہوں کے لیے جو اب تک ہوئے
!بلکہ اُن سب کے لیے جو آئندہ ہوں گے

—بجا کہتا ہے (Kent) جیسا کہ کینٹ

،یہاں پہلے گناہوں کی معافی ہے "
نہ پرواہ اُس سیابی کی، جو اُن پر چھائی ہے؛
،اور اے میری جان، تعجب سے دیکھ
"کہ آئندہ کے گناہوں کی بھی یہاں بخشش ہے۔

،کفارہ اُس وقت دیا گیا
جب گناہ ابھی سرزد نہ ہوئے تھے۔
،راستبازی اُس وقت پیش کی گئی
جب ہم ابھی دنیا میں نہ آئے تھے۔

"تو نے اُن کے سب گناہ ڈھانپ دیے۔"

،میرے دل پر یوں نقش ہوتا ہے
،گویا خُدا کا برہ
،جو عالم کی بنیاد سے پہلے ذبح ہوا
خُدا کے ازلی ارادہ میں
اپنی قوم کے تمام گناہوں کو ڈھانپ چکا تھا۔

،اسی سبب سے ہم "محبوب" میں مقبول ٹھہرے
اور باپ کے دل کو عزیز ہوئے۔

آئے! کیسی خوشی ہے
—کہ آدمی اس سچائی کو تھامے
بلکہ وہ سچائی خود اُسے تھام لے؛
اور جب رُوح القدس کی قدرت اور گواہی سے
آدمی محسوس کرے
—کہ اُس کے گناہ ڈھانپ دیے گئے ہیں
،اور وہ دلوں کو پرکھنے والے
اور گردوں کو جانچنے والے خُدا کے حضور
کھڑا ہو کر
یقین کے ساتھ شکر گزاری کرے
کہ اُس کی ہر بدکرداری
،یسوع مسیح خُداوند میں چھپائی گئی ہے
!تو کیسا اطمینان ہوتا ہے

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ
یوں کہنا گستاخی ہے؛
پر حقیقت یہ ہے
کہ شک کرنا گستاخی ہے،
ایمان رکھنا نہیں۔
ایک بیٹے کا اپنے باپ کے وعدے پر ایمان رکھنا
کبھی بھی بے ادبی نہیں۔

—مجھے اپنے آسمانی باپ کے کلام پر بھروسا رکھنا پسند ہے
"جو اُس پر ایمان لاتا ہے، اُس پر سزا نہیں ہوتی۔"
میں سزا یافتہ نہیں،
کیونکہ میں جانتا ہوں
کہ میں اُس پر ایمان لاتا ہوں۔

کون ہے جو مجھ پر فتویٰ لگاتا ہے؟"
مسیح وہ ہے جو مرا، بلکہ جی اٹھا
اور خُدا کے دہنے ہاتھ پر بیٹھا
"جو ہماری شفاعت بھی کرتا ہے

، اے عزیزو
یہ پردہ جتنا گناہ وسیع ہے
اُتنا ہی وسیع ہے۔
—یہ پردہ مکمل ہے— ہمیشہ کا ہے
کیونکہ جس طرح آج
خُدا اُن میں کوئی گناہ نہیں دیکھتا
، جو یسوع کے خون سے دھلے ہیں
ویسے ہی وہ کبھی اُن میں گناہ نہ دیکھے گا۔

تم ایسی مقبولیت میں ہو
جو کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔
، جنہیں وہ ایک بار محبت کرتا ہے
، انہیں کبھی ترک نہیں کرتا
بلکہ آخر تک محبت کرتا ہے۔

اُس کی محبت کا سبب
، نہ تمہاری نیکی ہے
نہ تمہاری خوبصورتی؛
بلکہ اُس کی ذات میں ہے۔
اور تمہاری مقبولیت کی بنیاد
مسیح کی ذات اور اُس کے کام پر ہے۔
، تم جیسے بھی ہو
، تمہارا دل جس حالت میں بھی ہو
—تم مقبول ہو
کیونکہ مسیح جیا اور مرا۔

، یہ مقبولیت مشروط نہیں
بلکہ ابدی ہے۔

کیا تُو اِس مکمل پردہ کی برکت میں داخل ہونا چاہتا ہے؟
کیا تُو اپنے ضمیر میں

پہوواہ کے غضب کی آندھی سے لرزتا ہوا
اس کامل معافی کو حاصل کرنا چاہتا ہے؟

دیکھ

پناہ کے شہر کے دروازے کھلے ہیں۔
خداوند یسوع مسیح کا فضل
، پیاسے ، محتاج ، محنت کش
اور تھکے ماندے دل کو
مژدہ سناتا ہے۔

نہ فقط دروازے کھلے ہیں، بلکہ اندر آنے کی دعوت بھی دی گئی ہے۔
"آئے سب محنت کرنے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو، میرے پاس آؤ، اور میں تمہیں آرام دُوں گا۔"
تجھے حیاتِ ابدی کو تھامنے کا حکم دیا گیا ہے۔
— اُسے پانے کا طریقہ نہایت سادہ ہے
، نہ تیرے اعمال
، نہ تیری کوئی خوبی
، نہ تیرے آنسو
— نہ کوئی تیاری درکار ہے
، صرف ایمان
صرف بھروسا—بس یہی کافی ہے۔

یسوع پر ایمان لا۔
، اُس پر بھروسا رکھ
، اُس پر تکیہ کر
اُسی پر تکیہ کر۔

، میں نے سنا کہ ہومر کی ایلید کو ایک نٹ کے خول میں لکھا گیا تھا
لیکن یہاں ایک سادہ آدمی کے لیے آسمان کا راستہ
ایسے ہی خول میں بند کیا گیا ہے۔
یہ ہے ساری خوشخبری کا نچوڑ
:ایک مختصر جملے میں

، خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا"
"تو نجات پائے گا۔"

، اُس پر بھروسا رکھ
— اُسی پر بھروسا رکھ
یہی "ایمان لانے" کا مطلب ہے۔

، اگر تُو ایسا کرے
، تو یقین رکھ
، نہ موت
، نہ جہنم
نہ گناہ

تجھے اُس کی محبت سے جدا کر سکیں گے
، جسے تُو نے تھاما ہے
نہ اُس کی پناہ سے نکال سکیں گے
جس کی قدرت میں تُو نے جائے پناہ لی ہے۔

خداوند تجھے
، اپنے پروں کی سایہ دار پناہ میں چھپا لے

اور تجھے مسیح میں پایا جائے
محبوب" میں مقبول۔"

پس تیرا موجودہ سکون
تیری ابدی خوشی کا پہلا ذائقہ ہو۔
آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپرچن
زبور 17-01:55

سرگروہ مُطربین کے لیے، نیگینوت پر، مسکیل، داؤد کا زبور۔

ایسا زبور گانے کے لیے ایک ماہر مُطرب درکار تھا، کیونکہ یہ غم سے لبریز ہے، مگر خُدا پر بھروسا بھی اس میں وفور سے پایا جاتا ہے۔ یہ زبور تاروں والے سازوں پر گایا گیا، اور یہ صرف انسان کے دُکھ کا نہیں، بلکہ اُس ابن آدم کا مرثیہ ہے—جو تمام آدمیوں میں سب سے عظیم تھا، اور سب سے بڑے دُکھوں کا سامنا کرنے والا، کیونکہ وہ ایمان میں بھی سب سے بڑا تھا۔ مسکیل"، یعنی "تعلیم دینے والا"، "سبق آموز"۔ ایک خُدا کے فرزند کا تجربہ دوسرے کے لیے تعلیم کا باعث ہوتا ہے،" بالخصوص اُس عظیم پہلوٹھے کا تجربہ جو بہت سے بھائیوں میں اول ہے۔

یہ داؤد کا زبور ہے—داؤد، وہ ہمہ جہت شخص، جو ایک نہ تھا بلکہ گویا تمام انسانیت کا خلاصہ۔
کس نے نہیں پایا اپنی زندگی کا عکس داؤد کے زبوروں میں؟ یہ زبوروں کی کتاب آئینہ ہے—جو ہم سب کو جھلک دیتی ہے۔
دیکھو، وہ کس طرح آغاز کرتا ہے

زبور 55، آیت 1۔

اے خُدا، میری دُعا پر کان لگا؛

تمام مقدّس دعا کرتے ہیں۔ اس قاعدہ سے کوئی مستثنیٰ نہیں۔ اور مصیبت کے وقت وہ اور بھی جوش سے دعا کرتے ہیں۔ وہ دُعا میں لذت پاتے ہیں۔ لیکن غور کرو کہ وہ کس قدر مشتاق ہوتے ہیں کہ خُدا ان کی سُنے۔ وہ محض الفاظ کا اظہار نہیں کرتے۔ "اے خُدا، میری دُعا پر کان لگا۔"

1

۔ اور میری مَنّت سے رُپوش نہ ہو۔

جب کوئی شخص اپنے ہمسائے کی مصیبت میں اُس سے منہ پھیر لیتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ وہ روپوش ہوا۔ اے خُدا، تُو مجھ سے منہ نہ موڑ۔ جب تُو میری نالاں آواز سُنے، تو آگے نہ بڑھ جا، اور مجھے میرے غموں میں نہ چھوڑ۔
اے عزیزو، یہ مت بھولو کہ ہمارے خُداوند یسوع مسیح نے بھی خُدا کے چہرے کے چھپنے کو جھیلا۔
تم اور میں بھروسا رکھ سکتے ہیں کہ دعا کے وقت ایسا نہ ہو گا۔ "اے میرے خُدا، اے میرے خُدا، تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" لیکن اگر ہمیں وہ پیالہ پینا بھی پڑے، تو ہم جانتے ہیں کہ ہم سے بہتر لبوں نے اُس کی تلخی پہلے چکھی ہے۔

2

۔ میری طرف توجّہ کر، اور میری سُن۔

یہ تیسری بار ہے کہ وہ خُدا سے التجا کرتا ہے کہ اُسے سُنے۔

یہ مجھے ہمارے خُداوند کے اُس گنہگار کے وقت کی یاد دلاتا ہے، جب اُس نے تین بار ایک ہی دُعا کی۔
یہاں داؤد اپنی دُعا کا آغاز تین بارہ التجا سے کرتا ہے: "میری سُنے، مجھ سے رُپوش نہ ہو، میری طرف توجّہ دے، اور میری سُنے۔"

2

۔ میں اپنی فریاد میں ماتم کرتا ہوں، اور شور مچاتا ہوں؛

"کبھی کبھی دعا الفاظ میں مکمل طور پر بیان نہیں ہو پاتی۔" میں شور مچاتا ہوں۔

وہ خُدا کے حضور بے تکلف تھا۔ اُس نے دل کی بات ویسے ہی کہی جیسے دل نے چاہا، گویا اُس کی باتیں بکھری بکھری سی لگتی تھیں۔

میرا ایمان ہے کہ بعض اوقات ہماری سلیقے سے مرتب دُعاؤں میں دُعا کا جوہر نہیں ہوتا، اور وہ ٹوٹی پھوٹی فریادیں ہی ہیں جو

خُدا کے دل تک پہنچتی ہیں۔
وہ کراہتیں جو بیان نہیں ہوتیں" وہ دعائیں ہیں جو رد نہیں ہوتیں۔"

یقیناً روح کی تپش میں اُس وقت سب سے زیادہ قوت ہو سکتی ہے، جب اُس کے اظہار میں سب سے کم ترتیب ہو۔
"میں اپنی فریاد میں ماتم کرتا ہوں، اور شور مچاتا ہوں۔"

3

—، دشمن کی آواز کے سبب سے
"وہ بولتا ہے، اور صاف صاف بولتا ہے۔ بدخواہی کبھی الفاظ سے تہی نہیں ہوتی۔" دشمن کی آواز کے سبب سے۔

3

۔ شریروں کے ظلم کے سبب سے؛
اچھے آدمی اکثر سب سے زیادہ ستائے گئے ہیں۔
لوگوں نے اُن کے خلاف بدترین باتیں کہیں جنہوں نے اُن کے ساتھ بھلا کیا تھا۔
داؤد اسی حال میں ہے، اور ہمارا خُداوند بھی ایسا ہی تھا۔
اُس نے بھی دشمن کی آواز اور شریروں کے ظلم کو جانا۔

3

—، کیونکہ وہ مجھ پر بدکاری تھوپتے ہیں
وہ مجھے اپنے کیچڑ سے آلودہ کرتے ہیں، وہ میری بدنامی کرتے ہیں۔
وہ میری نیکی کو بُرائی بنا کر بیان کرتے ہیں۔

3

۔ اور غضب میں مجھ سے عداوت رکھتے ہیں۔
یہ وہی پرانی کہانی ہے۔
سانپ کی نسل، عورت کی نسل سے فطری طور پر دشمنی رکھتی ہے۔
ہمارے خُداوند کے پاؤں بھی زخمی ہوئے۔
کیا تم نہیں جانتے کہ اسمعیل، اسحاق کو ستاتا تھا—وعدہ کے فرزند کو؟
تاریخ کی راہوں میں یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہا ہے—خون اور دُکھ کی لکیر۔
"یہ ضرور ہونا ہے،" کیونکہ وہ مجھ پر بدکاری تھوپتے ہیں، اور غضب میں مجھ سے عداوت رکھتے ہیں۔

4

۔ میرا دل میرے اندر شدید مضطرب ہے؛ اور موت کے خوف مجھ پر چھا گئے ہیں۔
شاید داؤد نے یہ اُس وقت لکھا، جب ابشالوم اور اخیتوفل کی قیادت میں اُس کے خلاف بغاوت ہوئی اور وہ یروشلم سے نکال دیا گیا۔
جب سب کچھ ختم ہوا، تب اُس نے یہ ماتمی گیت گایا—اور پھر بھی خُدا کے حضور اپنے بھروسے کو قائم رکھا۔

تم جانتے ہو کہ ہمارا خُداوند یسوع مسیح اس زبان کو کس شدت سے استعمال کر سکتا تھا
میرا دل میرے اندر شدید مضطرب ہے؛ اور موت کے خوف مجھ پر چھا گئے ہیں" — جیسے کہ آدھی رات اُس کی روح پر اُتر
آئی ہو—خُدا کی طرف سے۔
"مجھ پر چھا گئے ہیں۔"

سو وہ اُتر آئے؛ اور وہ غم سب سے زیادہ گہرے ہوتے ہیں، جو ایسے وقت آتے ہیں جب ہم رحمت کی بارش کی توقع رکھتے ہیں۔
ہمارے نجات دہندہ نے اُن غموں کا مزہ چکھا۔

6-5-

میرے اوپر دہشت اور کپکپی چھا گئے ہیں، اور بیبت نے مجھے گھیر لیا ہے۔ اور میں نے کہا کاش! میرے پاس کیوتر کے مانند پر ہوتے! تو میں اڑ کر جا پہنچتا اور سکون حاصل کرتا۔

اگر وہ عقاب کے پر نہ پاتا تاکہ وہ جنگ میں لڑ سکے، تو اُس نے کیوتر کے پر مانگے تاکہ وہ اُس سے بھاگ سکے۔ لیکن تم اور میں کیا کرتے اگر ہمارے پاس پر ہوتے؟ ہم کہاں جا سکتے ہیں اگر ہمارے پاس پر ہوتے، سوائے نوح کے کیوتر کی طرح خدا کی طرف اڑ کر؟ اور ہم بغیر پر کے بھی وہاں پہنچ سکتے ہیں، بھائیو۔ ہم ایمان کے ذریعے اُس تک پہنچ سکتے ہیں۔ تو یہ محض ایک بیکار آرزو ہے، اور پھر بھی کتنے ہی لوگ نے آہ بھری ہے

اے! کسی وسیع بیابان میں ایک پناہ گاہ ملے"

کسی ایسی سایہ دار جگہ میں جو بے حد ہو

جہاں ظلم اور فریب کی افواہیں

"مجھے کبھی نہ پہنچیں۔"

آہ! ہم تنہائی کی آرزو کرتے ہیں، اور جب ہمیں تنہائی ملتی ہے تو ہم اس سے نکلنے کی آرزو کرتے ہیں۔

7-

دیکھو! تو پھر میں دور جا کر بیابان میں رہ جاتا۔ سیلاہ۔

داؤد تو بیابان میں تھا، اور پھر اُس نے خدا کے گھر کی طرف واپس لوٹنے کی آرزو کی، مگر ہم کتنے احمق ہیں کہ اپنی سمجھ بوجھ میں یہ نہیں جان پاتے کہ ہم کس چیز کی آرزو کرتے ہیں۔

داؤد کے لیے یہ اچھا تھا کہ اُس کے پاس پر نہیں تھے، اور تمہارے لیے بھی یہ اچھا ہے کہ تم نہیں بھاگ سکتے۔

خدا نے تمہارے پیچھے کے لیے کوئی زرہ نہیں بنائی کیونکہ تمہیں آگے بڑھنا ہے۔

کئی عرصہ پہلے اُس نے ہمارے جہاز جلا دیے تھے۔ ہم واپس نہیں جا سکتے۔

ہمیں اب اُس کی طاقت سے ابدی فتوحات کے لیے "آگے" بڑھنا ہے۔

8-

میں طوفان اور آندھی سے اپنی بھاگ دوڑ تیز کرتا۔

لیکن جو بہت جلدی بدننامی سے بھاگنا چاہے، اُسے بہت تیزی سے اڑنا ہوگا۔ ہم کیسے بچ سکتے ہیں؟

وہ ظالم زبان، وہ بدکار زبان زمین پر چلتی ہے اور خدا کے بہترین لوگوں کو اپنی تلوار سے ضرب دیتی ہے۔

اب، داؤد ایک سپاہی کی طرح دعا کرتا ہے جیسے اُس کا آقا کبھی نہیں دعا کرتا۔

9-

اے خداوند! اُن کی زبانوں کو تباہ کر دے، اور انہیں تقسیم کر دے؛ کیونکہ میں نے شہر میں ظلم اور جھگڑا دیکھا ہے۔

یہ کوئی بُری دُعا نہ تھی، کیونکہ خدا نے اُسے سنا۔ اُس نے اُن کی زبانوں کو تقسیم کر دیا۔ شریروں کی تدبیریں ناکام ہو گئیں، اور یوں وہ غلطی کر گئے، اور داؤد اُن کی تقسیمات سے بچ نکلا۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ ایک بادشاہ جو اپنے تخت سے ہٹا دیا گیا ہو اور باغیوں کے ہاتھوں شکار ہو، وہ اسی طرح دُعا نہ کرے۔ اگر وہ جنگجو ہو اور لڑتا ہو، تو اُسے فتح کی آرزو کرنی چاہیے۔ لیکن مجھے یاد دلانیں کہ یہ آیات احکام کی صورت میں نہیں پڑھنی چاہئیں، نہ ہی انہیں دُعائیں سمجھنا ضروری ہے۔ یہ پیش گوئیاں بھی ہو سکتی ہیں۔ "خدا شریروں کی زبانوں کو تباہ اور تقسیم کرے گا۔" خطا کی تقسیم ہی سچائی کی امید ہیں۔ خدا اُن کی زبانوں کو تقسیم کرتا ہے جو اپنی زبانوں کو اُس کے کلام کے خلاف استعمال کرتے ہیں، اور یوں اُس کی سچائی غالب آتی ہے۔

10-

دن رات وہ اُس کے شہر کی دیواروں کے گرد چکر لگاتے ہیں؛ شرارت اور غم اُس کے درمیان ہیں۔

یاد رکھو، یروشلم ایک گروہ شریروں کے ہاتھ میں تھا۔ ہر طرف گناہ کا غلبہ تھا جب داؤد نے وہاں سے ہجرت کی۔

12-11-

شریر اُس کے درمیان ہیں؛ فریب اور مکر اُس کی گلیوں سے جدا نہیں ہوتے۔ کیونکہ یہ دشمن نہیں تھا جس نے مجھے عیب

لگایا؛ تب میں اسے برداشت کر سکتا تھا: نہ وہ جو مجھ سے عداوت رکھتا تھا، وہ جو اپنے آپ کو میرے خلاف بلند کرتا تھا؛ تب میں اُس سے چھپ جاتا۔

یہاں تم داؤد کے غم کے مرکز تک پہنچ جاتے ہو۔ اخیٹوفل نے اُس کو دھوکہ دیا تھا، اور یہاں تم مسیح کی تصویر کو دیکھنا شروع کرتے ہو جو کینوس پر نمودار ہو رہی ہے۔ پہلے داؤد کی تصویر بنائی جاتی ہے، اور پھر اُس کے بعد ہمارے خداوند کی تصویر بنائی جاتی ہے، جو یہاں اور وہاں دکھائی دیتی ہے۔ "یہ دشمن نہیں تھا؛ تب میں اسے برداشت کر سکتا تھا۔"

13-

—، مگر یہ تو تُو تھا
اصل میں یہ یوں ہے، "مگر تُو۔" زبور نویس پر شاعری کا جوش غالب ہے۔ وہ اُسے دیکھتا ہے، "تُو۔" اور وہ اُسے غصے کے ساتھ دیکھتا ہے، "تُو۔"

14-13-

ایک انسان جو میرا ہم پلہ تھا، میرا رہنما، اور میرا جاننے والا۔ ہم ایک ساتھ شیریں مشورے کرتے، اور خدا کے گھر کی طرف ایک ساتھ چلتے۔

یہ اخیٹوفل ہے، یہ یہودا اسکریوتی ہے، یہ کوئی بھی ہو سکتا ہے، اور دونوں ہو سکتے ہیں۔ آہ! یہ کتنا غمگین ہے کہ ہم جس پر اعتماد کرتے ہیں، وہ ہمیں دھوکہ دے، جسے ہم نے اپنے ہم پلہ کے طور پر سمجھا، جسے ہم نے اپنے رہنما کے طور پر پیچھا کیا، جسے ہم نے اپنے راز بتائے اور اپنے دل کو اُس کے ساتھ جوڑ دیا۔ "میرے جاننے والے۔" وہ جس کی دوستی دین کے تقدس سے پاکیزہ تھی۔ "ہم ایک ساتھ شیریں مشورے کرتے، اور خدا کے گھر کی طرف ایک ساتھ چلتے۔"

کیا تم میں سے کسی نے کبھی اس سانپ کی زبان سے دکھ اٹھایا ہے؟ حیران نہ ہو، تمہارا آقا تم سے پہلے یہ سہ چکا تھا۔ اور اب "داؤد دُعا کے کلمات میں پھٹ پڑتا ہے،" "ان پر موت چھا جائے۔ انہیں جلدی سے دوزخ میں لے جاؤ۔"

15-

ان پر موت چھا جائے، اور انہیں جلدی سے دوزخ میں لے جاؤ؛ کیونکہ شریر اُن کے گھروں میں ہیں، اور اُن کے درمیان۔

اور یہ دُعا بھی سنی گئی، کیونکہ اخیٹوفل کو رسے سے لٹکا دیا گیا، اور ابشالوم کو بغیر رسے کے، اور ان کے پیروکار ایفرائیم کے جنگل میں ہزاروں کی تعداد میں ہلاک ہو گئے، اور یوں خدا نے نیک آدمی کے بدنام کرنے والوں کو مٹا دیا۔

16-

—رہا میں

میں کیا کروں؟ اُن کی تدبیروں کے خلاف تدبیریں رچوں، اور اُن کے مکر کے خلاف مکر کروں؟ نہیں، میں نہیں۔

17-16-

میں خدا کو پکاروں گا؛ اور خداوند مجھے بچائے گا۔ شام کو، صبح کو، اور دوپہر کو میں دعا کروں گا، اور بلند آواز سے پکاروں گا؛ اور وہ میری آواز سنے گا۔

وہ اکثر دُعا کرتا تھا، لیکن بہت زیادہ نہیں۔ جہاں وقت اپنی حدود مقرر کرتا ہے، وہاں ہمیں اپنے مذبح قائم کرنے ہیں، شام اور صبح، اور دوپہر کو۔ یہ قدرتی لگتا ہے کہ ہمارے کاموں کا آغاز، تسلسل، اور اختتام خدا کے ساتھ ہونا چاہیے، اور یہ ہر دن۔ اے! جب تمہارے دشمن بہت زیادہ تدبیریں رچیں، تو بہت زیادہ دُعا کرو۔ اگر صبح، دوپہر، اور شام وہ تمہاری بربادی کی کوشش کر رہے ہیں، تو تم بھی اتنی ہی بار اپنے اچھے کے لیے خدا سے طلب کرو۔ کتنی خوبصورتی سے اُس نے کہا: "وہ میری آواز سنے گا۔" وہ غیر یقینی انداز میں دعا نہیں کرتا۔ وہ یقین کرتا ہے کہ دُعا خدا تک پہنچے گی۔ ہاں، اس سے بھی بڑھ کر، وہ ایک برکت کی توقع کرتا ہے، بلکہ وہ برکت کو دیکھتا ہے۔